

۵۔ **شرح :** دیکھو، خبردار ہو جاؤ، وہ غارت گر صبر بزم میں آ رہا ہے۔ پھر نہ کہنا کہ آگاہ نہ کیا گیا اور غافل رہے۔ بزم میں جتنے لوگ بیٹھے ہیں، ان کے صبر و ضبط کا امتحان درپیش ہے۔ ابھی معلوم ہو جائے گا کہ کون اس کی غارت گری سے بچتا ہے۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں :

”جیسا مصرع مصنف نے یہاں لگایا، ادیب کی نظر میں مردے کو زندہ کر دینے سے کم نہیں۔ مضمون مردہ ہے، فقط مصرع لگا کر اس میں جان ڈال دی۔ یہ وہی مضمون ہے، جو کروڑ دفعہ باندھا گیا کہ معشوق کے دیکھنے سے صبر و شکیب نہیں باقی رہتا۔ مصرع جو لگایا، اس کے تین ٹکڑے کرو (وہ آیا بزم میں) جیسے کہتے ہیں وہ چاند ہوا (دیکھو) ہشیار ہو جاؤ، دلوں کو سنبھال لو، (نہ کیو پھر کہ غافل تھے) یہ جملہ بھی وہی معنی رکھتا ہے، جو ”دیکھو“ کے ہیں، لیکن یہ پہلے جملے کی تاکید ہے اور شعر میں حسن اسی تاکید سے بہت پیدا ہو گیا ہے اور ”وہ“ کے اشارے سے“

۶۔ **لغات - شست : نشاندہ۔**

ناوک فگن : تیر انداز۔

شرح : محبوب کا تیر دل میں رہ جائے تو وہ بھی اچھا، جگر کے پار ہو جائے تو اس سے بہتر، بس یہی دو ہدف ہیں اور اس کی تیر اندازی کی آزمائش درپیش ہے۔

۷۔ **لغات - گیرائی : گرفت، پکڑ۔**

شرح : تسبیح اور زنا کے پھندے میں کون سی پکڑ ہے؟ یہ دھاگے کسی کو کیونکر گرفت میں رکھ سکتے ہیں؟ اصل چیز تو یہ ہے کہ آزمایا جائے، شیخ اور برہمن کی وفاداری کا کیا حال ہے، یعنی وہ کب تک اپنے اپنے مسلک پر کیے